(۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ۔“ (ص ۸۱)

اس لئے ہم مختصر طور پر سب سے پہلے انہی تینوں پیشگوئیوں کی تحقیق کرتے ہیں۔

عبداللہ آتھم

سب سے پہلی پیشگوئی آپ کی عبداللہ آتھم کے متعلق ہے جس میں آپ ہی کے الفاظ نقل ہونگے۔

جون ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کا عیسائیوں سے امرتسر میں مباحثہ ہوا تھا اُس مباحثہ کے اختتام پر آپ نے اپنے مقابل آتھم کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی جو درج ذیل ہے:-

” آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے ۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اسوقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے ۔“ (جنگ مقدس ص ۱۸۸)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے گو اس طرح نہیں کہا کہ آتھم مر جائیگا مگر مرزا صاحب کے بیان کردہ جو بیان کئے ہیں وہ سب کے سب آتھم ہی پر چسپاں ہیں مثلاً انسان کو خدا بنانے والا وغیرہ وغیرہ اسکے علاوہ پندرہ مہینے کی تحدید بھی صاف لفظوں میں ہے۔ مگر جب یہ میعاد پندرہ ماہ گذر گئی جو ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوئی تھی اور آتھم اس میعاد مقررہ پر نہ مرا بلکہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا (دیکھو رسالہ انجام آتھم مصنفہ مرزا ص ۱) جو اصل میعاد سے بعد ایک سال قریباً گیارہ مہینے ہوتے ہیں[ل] تو آپ نے

ل مرزا صاحب کو چونکہ تحفظ زبان نہ تھا نہ صدق کذب میں احتیاط رکھتے تھے اسلئے بحکم حدیث نبوی آپ کی زبان اور قلم بے قابو تھے اسی میعاد کو جو ایک سال قریباً گیارہ مہینے ہیں آپ تریاق القلوب میں لکھتے ہیں

پیش گوئی کو اس قالب میں ڈھالنا چاہا کہ :-

"میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا"

(اشتہار انعامی پانسو روپیہ صفحہ ۸ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱)

ناظرین خود دیکھیں کہ کیا یہ تفسیر مرزا صاحب کی نکتہ بعد الوقوع محض اپنے نفس کا اختراع ہے یا اس الہامی عبارت کا مطلب ہے؟ ناظرین کی آسانی کے لئے ہم اس عبارت کو بالاختصار یہاں پر دکھاتے ہیں :-

"فریق مقابل پندرہ دنوں کے حساب سے پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا"

اس عبارت میں صاف میعاد کا ذکر ہے مگر مرزا صاحب اپنے مطلب کے لئے یہ میعاد اٹھا کر پیش گوئی کو وسیع معنے میں لیجانا چاہتے ہیں جو بڑے بڑے دنیاداروں مکاروں کی شان ہے۔

ہم ناظرین کو اس سے بھی لطیف تر واقعہ سناتے ہیں۔ مرزا صاحب اپنی آخری تصنیف حقیقت الوحی میں آتھم والی پیشگوئی کے معنے یوں لکھتے ہیں کہ :-

"آتھم کی بابت پیشگوئی کے یہ لفظ تھے کہ وہ پندرہ مہینے میں ہلاک ہوگا" (صفحہ ۱۸۵)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) (اس نے آتھم) کے رجوع کیوجہ سے دو برس سے بھی کچھ زیادہ مہلت انکو دیدی تھی حالانکہ ان کے اپنے حساب مرقومہ انجام آتھم کی رو سے دو برس کو مدہ بھی ... لطف یہ ہے کہ زیادہ مدت بتلانا ایک طرح سے خود انکو مضر ہے تاہم وہ ایسا کرتے ہیں تو کیوں کرتے ہیں؟ صرف اسلئے کہ چونکہ تحری صدق (تلاش حق) آپ میں نہیں تھا اس لئے بموجب حدیث شریف زبان و قلم بے قابو ہیں میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی نسبت میرا ایسا گمان ہے کہ اگر وہ دن کی دوپہر کے وقت کو دن کہتے تو مجھے شبہ ہو جاتا تھا کہ کہیں رات نہ ہو اور یہ میرا خیال کسی بدگمانی پر مبنی نہیں بلکہ بارہا کے تجربہ سے یہ اعتقاد حاصل ہوا ہے۔ میرے خیال میں (اگر میرے دوست مجھے اجازت دیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ) مرزا کی برابر دنیا بھر میں کوئی جھوٹا نہ گذرا ہے نہ آئندہ کو ہوگا غرض آپکی تعریف میں اتنا کہنا کافی جانتا ہوں کہ ؎

جفا جو۔ سنگدل۔ بے رحم۔ کاذب ٭ لقب جتنے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو۔ (ایڈیٹر)

لطف یہ ہو کہ اتنا لکھکر آنکو خیال پیدا ہوا کہ ایسا تو ہوا نہیں اس لیے آپنے اس مقام پر حاشیہ پر ایک نوٹ لکھا کہ :-

"اگر کسی کی نسبت یہ پیش گوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائیگا پس اگر وہ بجائے پندرہ کے بیسویں مہینے میں مجذوم ہو جائے اور ناک اور تمام اعضا گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی نفس واقع پر نظر چاہیئے" (حاشیہ ص۱۸۵)

ناظرین! اس چالاکی کی داد دیجئے کہ میعادی پیش گوئی کے لئے میعاد کی ضرورت نہیں کیوں نہو آخر آپکا خاندان (بقول آپ کے) سکھوں کے زمانہ کا ہے سکھوں کی سلطنت میں یہ ہوتا تھا کہ کسی مجرم کو ۲ سال قید کی تو تمام عمر اسی میں پڑا سڑا رہا کیونکہ میعاد تو شئی قابل اعتبار نہیں آج معلوم ہوا کہ انکا یہ قانون مرزا جی کی الہامی پیشگوئیوں کے مطابق تھا کہ پندرہ ماہ کی پیشگوئی تو بجائے پندرہ ماہ کے اٹھتیس ماہ میں مرے تو بھی پیشگوئی سچی ہے - واہ مرزا صاحب آپ کے کیا کہنے ہیں یہی تو وہ باریک نکتے ہیں جو آپ کے وجود نامسعود سے پہلے کسی کو نہ سوجھتے تھے سچ ہے ؎

لطف پر لطف ہی املا میں مری یار کی یار ٭ عائے حطی سے گدرح لکھتا ہی ہوز سے ہما

ای جناب! ہم پوچھتے ہیں مجذومی والی پیشگوئی جو بجائے پندرہ ماہ کے بیس ماہ میں پوری ہوئی اگر وہ اللہ عالم الغیب کی طرف سے تھی خصوصاً ایسے موقع پر کہ منکرین اسلام سے مقابلہ ہے اور انکو یہ معجزہ دکھا کر اسلام کی طرف بلاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدائے عالم الغیب نے پندرہ ماہ کے بجائے بیس ماہ نہ بتلائے تاکہ کفار منکرین اسلام پر حجت بھی قائم ہوتی اور معتقدین کو ندامت سے رہائی نصیب ہوتی -

چونکہ ہم نے مختصر طور پر مرزا صاحب کی بہت سی ضروری پیشگوئیوں کا ذکر کرنا ہے اس لئے اس پیشگوئی کے متعلق اتنی ہی پر بس کرتے ہیں - مزید تفصیل جن صاحب نے دیکھنی ہو وہ ہمارا رسالہ الہامات مرزا دیکھیں - آخر میں اس پیشگوئی کے نہ ہونے کا نتیجہ جو خود مرزا صاحب نے بتلایا تھا ناظرین کو وہ بتلا کر اپنا اعتقاد بھی ظاہر کرتے ہیں - شکر ہے کہ مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کے انجام کی نسبت خود ہی رائے دی ہوئی ہے آپ فرماتے ہیں :-

"میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے طیار ہوں مجھکو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈالدیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے ہر ایک بات کے لئے طیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اُسکی باتیں نہ ٹلینگی × اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی طیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو" (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹ و صفحہ ۱۹۰)

پس ہم بھی آپ کے اسی فرمودہ پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضور ان سب الفاظ مندرجہ کلام خود کے مستحق ہیں ع ہر کہ شک آرد کافر گردد ✧

پنڈت لیکھرام

دوسری پیشگوئی آپ کی پنڈت لیکھرام کے حق میں تھی جس کے اصل الفاظ یہ تھے:۔

"عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا × اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

یہ ہے اصل الہام جو سب سے اول اور سب کی بنا ہے اور مرزا صاحب کا یہ عام اصول ہے کہ اصل الہام پیش ہونا چاہئے (تریاق القلوب صفحہ ۱۴) پس ہم اصل الہام سے اس پیشگوئی کو جانچتے ہیں تو یہ پیشگوئی بھی پہلے لفظ سے ہی غلط اور کذب ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس میں ذکر ہے کہ چھ سال کے عرصہ میں لیکھرام پر سخت اور خرق عادت عذاب یعنی ایسا عذاب جو عام طور سے کسی پر کبھی نہ آیا ہو آئیگا حالانکہ لیکھرام پر اس قسم کا کوئی عذاب نازل نہ ہوا بلکہ ایک معمولی طریق سے کسی دشمن کے ہاتھ سے چھری سے قتل ہو گیا جس سے اُسکی جان کا فیصلہ ہی ہو گیا نہ وہ عذاب ہیبتناک تھا نہ خرق عادت بلکہ ایسا تھا کہ اس قسم کی وارداتیں بکثرت ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے پر چھریاں چلاتے ہیں نہ اسکو کوئی خرق عادت عذاب کہتا ہے نہ ہیبت ناک نظارہ جانتا ہے۔

غرض یہ پیشگوئی بھی اپنے اصلی الفاظ کی رُو سے غلط ہے۔ ہم مفصل کیلئے اپنے اُسی رسالہ الہامات مرزا کا حوالہ دیتے ہیں *

آسمانی منکوحہ

تیسری پیش گوئی حسب شہادت رسالہ شہادت القرآن آسمانی منکوحہ والی ہے جسکو مرزا صاحب نے خوب مفصل بیان کیا ہے اچھی طرح سے اس کے اجزا کھول کھولکر بتا دیئے ہیں اسلئے ہم اسکی تفصیل میں سبکدوش ہیں۔ ہاں ایک آدہ اور کتاب سے اسکی تائید نقل کرتے ہیں۔ مرزا صاحب رسالہ کرامات الصادقین میں لکھتے ہیں کہ:-

"قال انہا سیجعل ثیبۃ ویموت بعلہا وابوہا الی ثلث سنۃ من یوم النکاح ثم نردہا الیک بعد موتہما ولا یکون احدہما من العاصمین۔ یعنی خدا نے مجھے کہا ہے کہ ہم اُس لڑکی (دختر مرزا احمد بیگ آسمانی منکوحہ مرزا قادیانی) کو بیوہ کردینگے اسکا خاوند اور والد روز نکاح سے تین سال تک مرجائینگے پھر ہم اُنکی موت کے بعد اُسکو تیری (مرزا کی) طرف پھیر لادینگے اور ان میں سے کوئی اُنکی حفاظت نہ کرسکیگا۔" (آخیر صفحہ سرورق)

اس پیشگوئی کے متعلق ضمیمہ انجام آتھم میں ایک عجیب لطیف پیرائے میں ذکر کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ:-

"یہ براہین احمدیہ میں بھی اسوقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اسوقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا ہے اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو رُوحانی وجود بخشا۔ اسوقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا کیونکہ اسوقت مبارک اولاد دیگئی۔

ملہ ہم مرزا صاحب کی عبارات کی ذمہ دار نہیں اسلئے علماء کرام غلط عبارت کو ہماری ذمہ نہ لگائیں (اڈیٹر)

جسکو مسیح سے مشابہت ملی اور نیز اسوقت مریم کی طرح کئی ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کیوقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا۔ اور تیسری زوجہ جسکی انتظار ہے[لہ] انکے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسوقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے جسکا سر اسوقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھولدیا غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا" (ص۲۱۴)

لہ یعنی جسمانی منکوحہ ۱۲ حاشیہ

اسی کتاب میں ایک حاشیہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اسجگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سیہ دل منکروں کو اُن کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی" (ص۵۳) (مرزائیو! مرزا کے اس نکاح کو فسخ کہنے والو کیا کہتے ہو؟۔ اڈیٹر)

اُن حوالوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی کسی طرح تخلف پذیر نہ ہوگی۔ مگر افسوس ہے کہ باوجودیکہ مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کی انتہا (حسب بیان شہادت القرآن دیکھو ص۸ کتاب ہذا) ۲۰ اگست ۱۸۹۴ء تک لکھی تھی جسے آج چودہ سال گذر چکے ہیں آجتک بھی مسمات مذکورہ آپکے نکاح میں نہ آئی نہ آپکے لئے اس میں سے اولاد ہوئی یہانتک کہ آپ خودہی یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے تشریف لیگئے کہ ؎

میں منتظر وصال وہ آغوش غیر میں ✣ قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اس پیشگوئی کا نتیجہ بھی مرزا صاحب نے خودہی بتلایا ہوا ہے مناسب ہے کہ ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم اُسے بھی نقل کردیں۔ مرزائی دوستو! غور سے سنو! فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ اگر اس پیشگوئی کی دوسری جز (نکاح سمات) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴)

مرزائیو! تم تو آجکل اپنے مسیح سے منحرف سے ہو رہے ہو مگر ہم اُن کے فرمودہ پر صاد کرتے ہیں

(۳) سہ سالہ پیشگوئی

چوتھی پیشگوئی آپکی بڑی شرح بسط کی سہ سالہ تھی جو آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے آپ لکھتے ہیں:-

"اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اُٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر کہ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں۔ تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائینگے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو" (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ یہ تین سال کی میعاد بھی خالی گئی اور مرزا صاحب کے لئے کوئی آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا اسلئے مرزا صاحب نے جو اس پیشگوئی کا نتیجہ خود ہی لکھا ہے ہم اسکو بھی نقل کر کے ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں آپ لکھتے ہیں:-

"اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پوری ہو جائینگے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو اُن لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور اُن تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں × میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا" (ص۳)

ہمارا بھی اسی پر صاد ہے کہ ؎ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

طاعون سے قادیان کی حفاظت

پانچویں پیش گوئی قادیان کی نسبت ہے کہ وہاں طاعون ہرگز نہ آئیگا - اس پیشگوئی نے تو وہ زور پکڑا کہ الامان والحفیظ - مرزا صاحب نے رسالہ دافع البلاء میں لکھا تھا :-

"خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں رہتا تھا × × خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو (مرزا) ان میں رہتا ہے" (صفحہ ۱۰)

اس مختصر الہامی کلام کی شرح مرزا جی کے پیش امام مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے مرزا جی کی زندگی میں انکی مرضی سے بڑی شرح و بسط کے ساتھ کی تھی جو بہت ہی لطف خیز ہونے کے علاوہ اس دجالی گروہ کا دجل بھی بخوبی روشن کرتی ہے اسلئے ہم اسے بتمام و کمال نقل کرتے ہیں گو طویل ہے مگر ناظرین ذرہ دل لگا کر پڑھیں اور وہ یہ ہے :-

"مسیح موعود اور قادیان دارالامان"

بہت سے دیسی اخباروں کے خلاف لاہور کے پیسہ اخبار نے ایک عرصہ سے التزام کر رکھا ہے کہ خدا تعالی کے صادق مرسل مسیح موعود اور احمدی سلسلہ کی نسبت سخت تلخ دلی اور غیظ سے زہر اگلتا ہے ایک ایسا شخص جو اس امر میں اپنی قوم اور معاصرین میں کبھی مسلم اور مشار الیہ نہیں ہوا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ - احقاق حق اور ابطال باطل کے جوش اور حمیت سے لبریز ہے اور شعائر اللہ کی بزرگداشت اپنے اعمال و اقوال سے کرنے والا اور انکی بے عزتی اور ہتک پر بے اختیار وجامہ سے باہر ہو جانے والا ہے - بیچین کرنے والے بغض سے بھر کر ایک سراشفتہ کی طرح چودہویں صدی کے مجدد خدا کے مسیح اور مہدی کی عزت پر بڑھ بڑھ کر حملہ کرتا ہے اس بے طرح کے جوش کے اسباب اور علل پر غور کرنے سے اور کوئی وجہ اور تحریک سمجھ میں نہیں آتی بجز اس کے کہ ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است + مقتضائے طبیعتش این است

قسمت نا عاقبت اندیش پیسہ اخبار اگر ہماری ساتھ اپنے مقدمہ فوجداری کو زمین تک

محدود رکھتا تو ممکن تھا کہ اسکا منحوس وجود بے اتفاقی اور اعراض کے تاریک گڑھے میں بے فائدہ کوڑے کرکٹ کی طرح پھینک دیا جاتا مگر شقاوت اور انانیت نے اسکو صبر کرنے نہیں دیا جبتک اس نے خدا کے اپنے ہاتھ سے قایم کردہ سلسلہ کے ساتھ اپنے مقدمہ کو آسمان پر پہونچا نہیں لیا اب وہ دیکھیگا اور دیکھنے والے دیکھینگے کہ آسمان سے کھلا کھلا اور حق و باطل میں فرق کردینے والا فیصلہ کس کے حق میں نازل ہوتا ہے۔

پیسہ اخبار مطبوعہ ۵ اپریل ۱۹۰۲ء نے آٹھویں صفحہ میں "قادیان کے اخبار کی گالیاں اور قادیان کے مذہب کا نمونہ" عنوان جاکر لاہور کی نسبت لکھا ہے کہ لاہور میں انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر صدہا آدمی طاعون زدہ ہواؤں سے آئے اور پھر لاٹ صاحب کی تقریب وداع پر اسی قسم کے لوگوں کا بہت بڑا ہجوم ہوا پھر بھی لاہور طاعون سے محفوظ رہا اور امید ہے کہ محفوظ رہیگا اور پھر بڑی جرأت اور شوخی سے لکھتا ہے "اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لاہور قادیان سے ایمانداری میں فائق ہے۔

پیسہ اخبار کی یہ امید یا پیشگوئی اور یہ نتیجہ خوفناک حملے ہیں خدائے غیور کی اُس عظیم الشان وحی پر جو کئی دفعہ الحکم میں شائع ہوئی انه اٰوی القریۃ یعنی یہ یقینی بات ہے کہ خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ اور اس وحی پر کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنی اس سلسلہ احمدیہ کا پاس اور اکرام اگر خدا کو نہ ہوتا تو یہ مقام بھی ہلاک ہو جاتا۔ اب سننے والے سنیں اور دیکھنے والے دیکھیں کہ ایک طرف پیسہ اخبار ایک زمینی کیڑا اپنے جوش نفس اور ارضی مادہ کے ابخرات کی تحریک سے پیش گوئی کرتا اور ذمہ لیتا ہے کہ لاہور طاعون سے محفوظ رہیگا اور دوسری طرف خدا کا مامور۔ مرسل۔ جری اور مسیح موعود خود خدائے حکیم علیم قدیر کی وحی انه اٰوی القریۃ کی بنا پر ساری دنیا کے طبیبوں فلسفیوں اور میٹر یلسٹوں کو کھولکر سناتا ہے کہ قادیان یقیناً اس پراگندگی۔ تفرقہ جزع فزع اور موت الکلاب اور تباہی سے محفوظ رہیگا اور بالضرور محفوظ رہیگا جس میں دوسرے بلاد مبتلا ہیں اور بعضے ہونے والے ہیں۔

پیسہ اخبار نے خدا کی جلیل الشان وحی کی کسر شان کے لئے ایسا جھوٹا دعویٰ کیا اور امید

ظاہر کی اور ناپاک نتیجہ نکالتا ہے۔ پیسہ اخبار کا دل اور کانشنس گواہ ہیں کہ اس کی امید کی بنیاد کسی مضبوط چٹان پر نہیں وہ ان زمینی قوتوں پر بھروسہ کر کے آسمان کے خدا اور اس کے کلام کی ہتک کرتا ہے جو اب تک ہر سیلاب کے مقابل جھاگ سے اور خس و خاشاک سے بھی بڑھ کر کمزور اور ہیچ ثابت ہوئی ہیں پیسہ اخبار میں ذرا بھی خداشناسی کا یا کم سے کم دور اندیشی کا مادہ ہوتا تو وہ کانپتے ہوئے دل اور پرآب آنکھوں سے اس پر تحدی کلام کو دیکھتا اور بالبداہت اس نتیجہ پر پہونچ جاتا کہ زمین زادہ اور تاریکی کا فرزند ایسا دعوے کرنے اور کلام کرنیکا دل گردہ نہیں رکھتا اس زمانہ میں جبکہ زمین کے غلیظ بخاروں یعنی علوم مادیہ ڈاکٹری اور طبیعی تحقیقات اور خردبینی تکشیفات نے اپنے تئیں کمال عروج پر پہنچا لیا ہے اور یورپ کے دلیر اور پُرحوصلہ فرزند خدائی کی کل ہاتھ میں لینے کیلئے بر و بحر کو زیر و زبر کر رہے ہیں اور باایں ہمہ اس بلائے جانستان کے مقابل جہل اور ناتوانی کا اعتراف کرتے ہیں ایک شخص جو پُرشغب اور پُرہنگامہ اور پُرتمدن شہروں سے ایک دور کے کنارہ میں رہتا ہے کس قدر قوت اور غیر متزلزل شوکت سے دعوے کرتا ہے کہ اگرچہ طاعون تمام بلاد دیار پر اپنا پُرہیبت سایہ ڈالے گی مگر قادیان یقیناً یقیناً اسکی دستبرد اور صولت سے محفوظ رہیگا اور وہ دیکھتا اور جانتا ہے کہ قادیاں کے چاروں طرف طاعون پھیلتا جاتا ہے اور قریب قریب کے اکثر گاؤں مبتلا ہو گئے ہیں اور جوق جوق لوگ متاثر جگہوں سے قادیاں میں آتے ہیں اور روک کا کوئی بھی سامان اور مقدرت نہیں اس پر بھی وہ یہ بلند دعوے کرتا اور اقرار کرتا ہے کہ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ یہ خدا کا کلام ہے جو میں پہنچاتا ہوں۔ مگر افسوس پیسہ اخبار نے رستی کے تمام مکذبوں کی طرح سخت شتاب کاری اور گستاخی اختیار کر کے چاہا ہے کہ خدا کے کلام کو پیروں کے نیچے کچلدے۔ مگر کیا پیسہ اخبار کی خمداری ہو کیلئے اور قادر علیم خدا کی ذمداری قادیان کے لئے ایک مضحکہ آمیز بات یا بازاری گپ کی مانند غیر ممیز رہیگی؟[له] نہیں نہیں عنقریب ظاہر ہو جائیگا کہ زمین کے کمزور کیڑے کی باتیں اور فاطر ارض و سما کے مقتدر کلام اور دعوے میں کیا فرق ہے۔

له بالکل نہیں رہی صاف ہو گئی آگے ذکر آتا ہے (اڈیٹر)

سنو! اے زمین کے فرزندو! اور کان لگاؤ اے آسمان سے انقطاع کرکے مادیات پر جھک جانے والو! پھر سنو! اے خدا کے مامور مرسل کی بے عزتی کرنے والو! اور اس کے رسول سے عداوت کرنے کے ٹھیکہ دارو! کہ انہ اوی القریہ اُس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت نازل کی اور حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خاتم الکتب قرآن کریم کو اتارا۔ ہم آسمان وزمین کی خاطر خدا کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں کہ یہ وحی ویسی ہی سچی ہے جیسے قرآن کریم کی وحی اس لئے کہ یہ اُسی کی تائید و تصدیق میں اُتری ہے اور یہ ضرور پوری ہوگی اور ضرور ہوگی۔ انہ اوی القریہ کا مفہوم صاف لفظوں میں تقاضا کرتا ہے کہ اس میں اور اس کے غیر میں بیّن امتیاز ہو اور یہ نہیں ہو سکتا جبتک کم از کم وہ شہر طاعون میں مبتلا ہوں جنہوں نے سب سے زیادہ جنگ خدا کے سلسلہ سے کی اور جہاں پیسہ اخبار سا دشمن حق بود و باش رکھتا ہے غیور خدا اپنی کلام کے اکرام و اعزاز کے لئے ایسا کرنے والا ہے تو کہ اڈیٹر پیسہ اخبار کی امید اور پیشگوئی کی آنکھ میں خاک ڈالدے اور آدم کے دشمنوں کی آنکھیں نیچی کر وا کر اقرار لے کہ کیا یہ صحیح نہیں کہ **قادیان دار الامان ہے؟** پھر شن لو از بس ضروری ہے کہ یہ بلا عام طور پر محیط ہو اس لئے کہ کوئی کہنے کا موقعہ نہ پاسکے کہ قادیان ہی محفوظ نہیں رہا فلاں فلاں جگہ بھی محفوظ ہے خصوصاً خدا کی غیرت کا حملہ ان جگہوں پر ہی جہاں بڑے بڑے ائمۃ الکفر رہتے ہیں[1] اور ممکن ہی بلکہ غالب امید ہے کہ وہ بہتیرے کس مپرس ناتواں دیہات بچ رہیں جہاں سے تار توڑ توبہ اور استغفار و بیعت کے خطوط آرہے ہیں اور وہ چلّا چلّا کر کہہ رہے ہیں کہ یا مسیح الخلق عدوانا +

آب پیسہ اخبار اپنے استہزا اور تکذیب اور لعن طعن کی ساری قوتوں کو مستعد کرے اور انتظار کرے اُس دن کا جبکہ اُس کی امید اور نتیجہ کو خدا کا غضب اور حکم کسی اور رنگ میں ظاہر کرے جسکی اُسے ہرگز توقع نہیں +

اُس وقت معلوم نہیں نا عاقبت اندیش جلد باز اڈیٹر پیسہ اخبار کا لاہور میں ہوگا اور اپنی ذمہ واری کے میدان میں کھڑا ہوگا یا راستی کے ناکام دشمنوں کے تاریک اور تنگ.

[1] محض خدا کے فضل سے آج تک ہمارے محلہ میں طاعون نہیں پڑا (ایڈیٹر)

گرد ہے ہیں ان سے ہم کنارہ ہو کر سوتا ہوگا۔

اسوقت بہت مناسب موقعہ اور موزوں وقت تھا کہ پنجاب کے خرمن میں آگ لگی ہوئی دیکھ کر پیسہ اخبار اور لاہور کے غور و فکر کی قوت رکھنے والے لوگ خدا کے مسیح کے حضور میں ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا کی درخواست کرتے اور بڑی تضرع سے التجا کرتے کہ انکا لاہور بھی خدا کی عصمت والے وعدہ میں **قادیاں** کی قسمت میں شریک ہو جائے۔

انسان کی ہستی ضرر سے بچنے والی اور نفع کو لینے والی واقع ہوئی ہے تو کس قدر ضروری تھا کہ خدا ترس اور عاقبت اندیش دل اس بات کو دیکھ کر ڈر جاتے کہ طاعون کی خبر خدا کے مرسل نے کوئی آج سے یا چار برس سے نہیں دی بلکہ ۲۵ برس اس سے پہلے کی یہ باتیں ہیں خدا تعالیٰ نے اپنی بزرگ وحی میں خوفناک لفظوں میں خبر دی تھی کہ آخری دنوں میں مسیح موعود کی اتمام حجت کے بعد دنیا پر خطرناک امراض کا غلبہ ہوگا اور ساتھ یہ بھی خبر دی تھی کہ اُس کے احباب اور انصار اس غضب سے محفوظ رہینگے۔ کون نہیں جانتا کہ اسوقت دنیا کی ہوا اس زہر سے کس قدر پاک صاف تھی اور اب کس قوت اور شوکت کے ساتھ یہ خبر اپنی سچائی کا ظہور دکھا رہی ہے۔ اس سے ہر ایک بصیرت والا سمجھ سکتا ہے کہ اس شخص کی بات کے ماننے میں امن اور نجات ہے جس نے اسوقت بھی اور آج بھی علیٰ وجہ البصیرت دعویٰ کیا کہ تمام بلاد اس زہر ہلاہل کے پیالہ کو مجبوراً پئیں گے۔ مگر **قادیاں اُسوقت پوری امن و عافیت کے مہد میں آرام کرتا ہوگا!** یا

اس نادان خدا سے دور کی جھوٹی امید میں شریک ہو جانے سے امن ملسکتا ہے جو اپنے جوش نفس سے کہتا ہی جو کچھ کہتا ہے؟ اب بھی موقعہ ہے اگر پیسہ اخبار اور جعفر زٹلی اور انکو شیل توبہ نامہ شائع کردیں اور بڑی انکسار سے اپنی شتاب کاری اور گستاخی کا اعتراف کرلیں تو حضرت موعود علیہ السلام کمال رافت و کرم اور رحم سے جو آپ کا فطری خاصہ ہے انکی حق میں دعا مانگنے کو آمادہ ہیں اور وہ یقین رکھتی ہیں کہ سچا تائب جہاں کہیں ہو قادیاں دار الامان میں ہے مگر افسوس ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا آسان ہی پر بدبخت پیسہ اخبار کے فرزند کا خدا کی ملکوت میں داخل ہونا مشکل

دشوار ہے محبوب عالم کے لئے بڑا منحوس اور پر شقاوت وہ دن تھا جبکہ اس نے اپنے
اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا۔ اس منحوس نام نے جو ابن الدینار و الدرھم نام کا گویا مرادف ہے
اسکے قوائے ذہنی پر ایسا اثر ڈالا کہ خدا طلبی اور خدا بینی کے قوے اس سے سلب کرلئے
اور پھر لازماً اس کے دل میں خدا اور اسکے سلسلہ سے نبرد آزمائی کا جوش ڈالدیا*

اگر اب تک پیسہ اخبار اور لاہور کے لوگ اپنی استہزا اور تعلی اور تکبر پر اصرار کرتے اور خدا کی
ان باتوں کو کذب و افترا سمجھتے ہیں تو انکے لئے بڑا عجیب موقعہ ہے کہ خدا کی قدرت
نمائی کے جلی اور صاف صاف پڑھے جانیوالے نشان دیکھ لیں۔ ایک طرف
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی راستی اور شفاعت کبریٰ کا یہ ثبوت
پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کردی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیگا
اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے اُن تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ
طبع۔ کفار۔ مشرک اور دین حق سے ہنسی کرنیوالے ہیں خدا کے مصالح
اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے جیسے کہ برسوں اس
سے قبل خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں خبر دی تھی کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ
فِيْهِمْ یعنی خدا انکو عذاب سے ہلاک نہ کریگا جبکہ تو انکے درمیان ہے غرض ایک طرف تو
اس بڑے بھاری دعوے کے مدعی نے اپنی بستی کی نسبت یہ دعویٰ کیا ہے اور دوسری
طرف یہ دعویٰ کیا ہے کہ لاہور اور اس کی مثل وہ مقامات جن میں ائمۃ الکفر رہتے ہیں
طعمۂ طاعون ہونے سے ہرگز نہ بچیں گے اور حضرت ممدوح نے لکھا ہے اور بار بار

فرماتے ہیں کہ جہاں ایک بھی راستباز ہوگا اس جگہ کو خدا تعالیٰ اس مستقل غضب سے بچائیگا
اور حضرت ممدوح بڑے زور سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان مقامات میں جن کی نسبت وہ
خدا کی غضب کی پیشگوئی کرتے ہیں ایک بھی راستباز نہیں بلکہ راستی کے مکذب ہیں اور
ایک بھی دل نہیں جسمیں حقیقی تقویٰ اور طہارت ہو تو اب لاہور کے شرفا۔ علما اور پبلک
کا فرض ہے کہ اپنے علما۔ فضلا۔ حکما اور ملہموں کے پاس جاکر عرض کریں خصوصاً منشی
الٰہی بخش۔ عبدالحق سے باصرار کہیں کہ وہ بھی بالمقابل ایک پر زور پیشگوئی کردیں کہ ہم لاہور

* تاکہ آپکی طرح ذلیل ہوں۔ مرزا نے اپنے مرنے کی متعلق کیوں نہ خدا سے الہام مانگ لیا کہ کہاں مرونگا

ضرور ضرور محفوظ رہیگا اور اپنی شفاعت اور رستی کا اس طرح ثبوت دیں۔ میاں الٰہی بخش اپنی کتاب میں دعویٰ کرتے ہیں کہ بارش کیطرح الہام انپر برستے ہیں اب وہ ایک ہی الہام لاہور کے حق میں کر دیں اب تو خداوند غیور نے فیصلہ کی بڑی آسان اور سیدھی سڑک تیار کر دی ہے اور صدق و کذب کا واضح معیار بر روئے کار آنے کے قریب ہو گیا ہے۔ اس بیہودہ طومار میں جو داستان امیر حمزہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید نہیں اس آسمانی سلسلہ کی تردید کے لئے الٰہی بخش نے بڑی زحمت اٹھائی ہے۔ مگر وہ کمزور کاغذ کہاں روک سکتے تھے اس ترقی کے طوفان کو جو خدا کی اپنی مرضی اور تائید سے چل رہا ہے اور ہزارہا آدمی اسوقت سے اس پاک سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اب بڑا آسان اور صاف فیصلہ ہے خدا کا موعود مسیح اپنے صدق و حقیت کا معیار اس پیشگوئی کو ٹھیراتا ہے لہٰذا ان صدق کے مکذبوں کا ہر طرح سے فرض ہے کہ اس کی تکذیب کے لئے جان توڑ کر لڑیں۔ اگر عصائے موسیٰ کا مصدق اسوقت بھی شد و مد سے یہ الہام شائع کر دے کہ قادیاں کے پیغمبر کے دعوے کے خلاف لاہور طاعون کی دست درازی سے بچ رہیگا اسلئے کہ کم سے کم الٰہی بخش ملہم اور صادق اس میں ہے اور خدا کا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ تھا کہ اگر ایک بھی راست باز ہوگا تو وہ لوط کی بستی کو ہلاک نہ کریگا۔ اگر الٰہی بخش لاہور کے بچاؤ کی پیشگوئی نہیں کرتا تو وہ بڑی صفائی سے جایز رکھتا ہے کہ وہ کاذب اور تقویٰ اور تقرب الٰہی سے محروم مشہور ہو جائے۔ اور وہ عوام کالانعام میں محسوب ہو یا زیادہ سے زیادہ جعفر زٹلی ثانی سمجھا جائے جنکا آسمان سے کوئی تعلق نہیں اور اب سے خدا کا خوف کریں اور حیا سے کام لیں وہ لوگ جو اسے اور اس کی کتاب کو خدا کے سلسلہ کا حریف مقابل بناتے ہیں اور اس کے عجز کی صورت میں اسے عجل جسد لہ خوار سمجھ کر خدا کے سلسلہ کی طرف قدم بڑھائیں اور اسکے بعد ضروری ہے کہ لاہوری اور امرتسری امرتسر کے غزنوی جرگہ کے پاس عرضداشت لے جائیں اور کہیں کہ وہ جسے تم دجال کذاب اور مفتری کے نام سے یاد کرتے ہو اس نے ایسی

مرزا انہیں ... ہوا اس معیار کو یاد رکھو اور آگے چلو (اڈیٹر)

عظیم الشان پیش گوئی کی ہے اور یہ گول مول اور پہلو دار باتیں نہیں بلکہ صاف صاف ہیں اس لئے کہ وہ عنقریب اپنے صدق و کذب کی آپ گواہ بن جانے والی ہیں تم لوگ بھی الہام اور مقرب اللہ ہونے کے مدعی ہو اور خدا کے رستبازوں کے مکفر و مکذب ہو۔ اٹھو اور جلدی کرو اور مل کر کوئی ایسی پیشگوئی کرو جس سے "قادیاں کے پیغمبر" کا دعوے باطل ہو جائے اور اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا یہ کہ لاہور اور امرتسر طاعون کے حملہ سے محفوظ رہیں یا یہ کہ قادیاں طاعون میں مبتلا ہو جائے۔ حضرت مرزا غلام احمد کا یہ دعوے ۲۵ برس سے ہے کہ انکی تکذیب پر آخر کار دنیا میں طاعون پڑنا تھا اور پھر خدا نے اس اکیلے صادق کی طفیل قادیاں کو جس میں اقسام اقسام کے لوگ تھے اپنی خاص حفاظت میں لے لیا۔ کیا ممکن نہیں کہ تم لوگ بھی خدا سے دعا کر کے ایک پیشگوئی اُس سے لو کہ وہ لاہور اور امرتسر کو بچا لے۔ اس سے دو باتیں پوری ہو جائینگی مدعی مسیحیت اور مہدویت کا سارا شیرازہ کھُل جائیگا اور آپ لوگ خدا اور خلق کے نزدیک مسلم رستباز ٹھیر جاؤ گے۔ اب یہ امتحان ابتلا کا وقت ہے ضروری ہے کہ اس راہ سے حق اور باطل ممتاز ہو جائے۔

پھر از بس ضروری ہے کہ لوگ انجمن حمایت لاہور کی خدمت میں بھی ڈیپوٹیشن لے جائیں اس لئے کہ انکا بڑا بلند دعویٰ ہے کہ وہ حامی اسلام ہے اور بڑا افسوس ہے آج اس فرد اور اس گروہ پر جو ایسے نازک وقت میں مسلمانوں کی حمایت کا ذمہ وار نہ ہو غرض انجمن سے درخواست کریں کہ وہ بھی اپنے ملہموں سے کوئی پیشگوئی شائع کرائیں یا اپنے مسلم اطبا سے کوئی نسخہ تیار کرائیں کہ انکے محبوب وطن کے سر پر سے بلا ٹل جائے اب تو ضروری ہے کہ خدائے غیور کی غیرت جوش میں آ کر لاہور کی تقدیر کو خوبی اور عافیت سے بدل دے اگر برائی انکی قسمت میں لکھی ہی تھی۔ اسلئے کہ دوسری صورت میں مولویوں اور پیرزادوں اور سجادہ نشینوں اور تمام مکذبوں کی امیدوں اور فتووں کے خلاف وقت آ گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک عالم کے نزدیک مسیح موعود اور مہدی مسعود یقیناً ثابت ہو جائیں اور التباس اور شک کا سارا پردہ

اُٹھ جائے۔

اے نیچریو! اور اے بے باک زندگی کی چال کو پسند کرنے والو! اور اے مذہب اور خدا کو پُرانے زمانہ کا مشغلہ کہنے والو! اور اے یورپ کی عقل اور سائینس کو خدا کے لاکھوں اِستبازوں کے سچے فلسفہ پر ترجیح دینے والو! اور اے خدا کی صفت تکلم اور پیشگوئیوں پر ہنسی اڑانے والو! اور اپنی ہوا و ہوس کے بتوں کے پرستارو! بولو اور صحیح کر بولو کیا تمہارے نزدیک مسیح موعود کے اس دعوے اور پیش گوئی میں خدا کی ہستی پر۔ قرآن کی حقیقت پر۔ خدا کے متصف بصفات کاملہ ہونے پر۔ یعنی ازل سے ابد تک متکلم ہونے اور مدبر بالارادہ ہونے اور قادر مطلق ہونے پر اور بالآخر میرزا غلام احمد قادیانی کے منجانب اللہ ہونے پر چمکتی ہوئی دلیل نہیں؟ اب خدا کا ارادہ ہے کہ تم میں سے بہتوں کو جگائے جو غفلت کی نیند میں اینڈے پڑے سوتے تھے اور بہتوں کے منہ اپنی قدرت نمائی سے بند کر دے جو بہت جلدی خدا کی باتوں پر ہنس دیتے تھے اور وقت آ گیا ہے کہ خدا کی اس وحی کی صداقت ظاہر ہو جائے جو آج سے ۲۲ برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھی گئی اور وہ یہ ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا دنیا نے اُسے قبول نہ کیا پر خدا اُسے قبول کریگا اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا" یہ وہی خدا کے زور آور حملے ہیں جو اسکی سچائی کے اظہار کے لئے ہو رہے ہیں اور ہنوز خدا معلوم کب تک انکا سلسلہ جاری رہے آج وہی سعید ہے جو ہوا سے محسوس کرے کہ پیچھے زور سے برسنے والا بادل آ رہا ہے۔ وان فی ذلک لایۃ لقوم یؤمنون +

اگرچہ اس سے پہلے ہم بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور عاقبت بین خدا ترس اس سے کافی سبق سیکھ سکتے ہیں مگر خلق اللہ کے نصح اور مختلف پیرایوں میں اتمام حجت کے لئے پھر اسی مضمون کو برنگ دیگر اعادہ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہاں ہیں اب منشی الٰہی بخش جنہوں نے اتنی بڑی کتاب عصائے موسیٰ نام لکھ ماری اس غرض سے کہ اس سلسلہ کو نابود کریں ان پر فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انہ اٰوی القریۃ کے مقابل شائع کریں انہ اٰوی لاھور اور کہاں ہیں حافظ محمد یوسف جو ایک

ذلیل هاری کی طرح ایبٹ آباد کے فضل حق کو کھیلوں کا تھیلہ بنا کر ادھر ادھر لئے پھرتے ہیں حافظ صاحب ہوش کریں اور خدا سے ڈریں اور غور کریں کہ خدا کے نشان وہ نشان ہوتے ہیں جن سے خلقت کو فائدہ پہونچے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے انه اوی القریۃ کے الہام میں وہ نشان دکھایا ہے جس نے قادیاں کی مخلوق کو اپنی حفاظت اور عاطفت کے پروں کے نیچے لیکر حضرت موصوف کا منجی اور نفع رسان خلائق ہونا ثابت کر دیا۔

اب حافظ صاحب کا اور انکے خلیفہ مسیح کا فرض ہے کہ وہ بھی کوئی ایسا نشان مشتہر کریں اے عبد الجبار۔ اے عبد الحق۔ اے عبد الواحد۔ اے رہتبازوں کی تکذیب حسد اور بغض سے لبریز قوم! اٹھو کہ اب تجھ پر نیند اور آرام حرام ہے۔ اب یہ امتحان کا وقت اور ایمان کی جانچ پڑتال کا موقعہ ہے۔ کہاں ہیں تمہارے ملہم اور قبول دعا کے مدعی اب وقت ہے کہ وہ اپنا تعلق اور تقرب اللہ تعالےٰ سے ثابت کریں اور شائع کریں کہ خدا تعالیٰ انکی دعا اور برکت سے امرتسر کو بچا لیگا۔ یہ ایسا موقعہ ہے کہ اس میں کوئی شر و فساد اور جنگ وجدال نہیں بلکہ اس میں گورنمنٹ عالیہ کی بڑی بھاری تائید اور اس تشویش کے وقت میں انکا ہاتھ بٹانا ہے گورنمنٹ کو امرتسر اور لاہور کی خاص رعایت و اکرام منظور ہے اسلئے کہ صوبہ پنجاب کے یہی دو عظیم الشان شہر ہیں اور لاہور تو دار الامارۃ ہے جیسے گورنمنٹ دل وجان سے آمادہ ہے کہ ایسے شخص کی پوری قدر اور منزلت کرے جو طاعون کے ازالہ کی مفید اور مؤثر دوا ایجاد کرے۔ یقیناً گورنمنٹ بڑی شکر گذار ہوگی ایسے مبارک وجود کی جو پوری تحدی سے اعلان کریگا کہ یقیناً لاہور اور امرتسر طاعون کے حملہ سے بچ رہیں گے۔ اب الٰہی بخش عبد الحق حافظ محمد یوسف اور غزنوی جرگہ کو خدا کی طرف سے ایسا موقعہ ملا ہے جو کبھی ایسا نہیں ملا۔ اگر وہ اب خاموش رہے اور کوئی الہام شائع نہ کیا تو صاف ثابت ہو جائیگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے تقرب اور تعلق سے دور اور پرے مخذول ہیں اور اگر انہوں نے لاہور اور امرتسر کی نسبت پیش گوئی شائع کر دی تب بھی خدا تعالیٰ ظاہر کر دیگا کہ انکی طرف سے کس نے کلام شائع کیا۔ اور شیطان کے منہ سے کون بولا۔ دم مرغا نیو! سنتے ہو؟ اس شیطان کو یاد رکھو اور آگے چلو (ایڈیٹر)

ہاں اے شیخ الکل فی الکل علی الکل نذیر حسین! اس بڑھاپے میں تو ہی کوئی ثبوت دکھا جا کہ تیرا آسمان سے تعلق ہے۔ تجھ پر افسوس ہوگا کہ خدا کے مسیح موعود کی نسبت سب سے پہلے تو نے کفر کا فتوے لکھنے کے لئے قلم اٹھایا اور اب کہاں ہی مسیح کے مقابل جو پکار پکار کر اپنا مقرب اللہ اور مرسل اللہ ہونا ثابت کرتا اور سینکڑوں گذشتہ نشانوں کے علاوہ اسوقت کے حسب حال یہ جدید نشان پیش کرتا ہے کہ انہ اوی القریۃ۔ غرض اسی رہتباز کے مقابل جسکی تذلیل کے لئے تو نے بہت کوشش کی اب اس ذلت اور خذلان کو پسند کریگا کہ خدا تعالے سے تیرا کوئی علاقہ نہیں اور نہ استجابت دعا کا شرف تجھے بخشا گیا ہے۔ اگر تو نے دہلی کی نسبت دعائیں کرکے خدا تعالےٰ سے اسکی نسبت یہ الہام نہ پالیا انہ اوی دہلی۔ بوڑھے دہلوی کے شاگرد رشید محمد حسین بٹالوی کیا تو اس میدان میں نہیں نکلیگا۔ تو وہی نہیں جو بڑی جرأت اور فضول گوئی سے ہوائی کاغذوں میں ہانکیں لگاتا تھا کہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیچھے پیچھے شکاری کیطرح پھرتا ہے اور وہ آگے آگے بھاگتے ہیں اور تو ہی نے اس نادی کی طرح نہ کہا تھا کہ ہم نے اُسے اونچا کیا اور اب ہم ہی اُسے نیچے گرائینگے۔ اگرچہ تیری اس ہرزہ درائی کو خدا نے بڑے بڑے عظیم الشان موقعوں اور میدانوں میں خاک میں ملایا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدمے تیری سخت کھال کو محسوس نہیں ہوئے اور تو نے اپنے تئیں بھی مغالطہ میں ڈالا اور دوسروں پر بھی امر حق کو مشتبہ رکھنے میں کوشش کی۔ اب کیسا عجیب موقعہ ہے کہیں آنا نہیں جانا نہیں۔ شرائط شروط کے جھگڑے نہیں۔ گورنمنٹ کی حفاظت کی ذمہ داری اور پولیس کے درمیان آنے کے کوئی قضیئے نہیں گھر بیٹھے امن و آرام سے کام بنتا اور معاملہ طے ہوتا۔ تم ہی بڑی قوت اور شوکت سے شائع کردو کہ تمہاری خمیر کی جگہ بٹالہ طاعون سے محفوظ رہیگا۔ بٹالہ اور قادیاں پاس پاس ہی تو ہیں۔ اگر قادیاں محفوظ رہ سکتا ہے تو بٹالہ کیوں اس صاف ہوا سے حصہ نہیں لے سکتا۔ تم نے ایک دفعہ اپنے خواب بھی شائع کئے تھے اور ان خوابوں کی بنا پر خدا کے مرسل اعظم کے سلسلہ طیبہ کی ہتک کی تھی

لہ سچ پوچھو تو میرے مقابلہ پر مرزا کا مرجانا شیخ الکل کی گویا کرامت ہے کیونکہ میں شیخ الکل کی معنوی ذریت

اب وقت ہے کہ اس ذریعہ سے اپنی رہتی پر مہر لگاؤ ورنہ خوب سمجھ لو کہ وہ جس کی عزت کی روزافزونی اور اس کے سلسلہ کی ترقی تمہارے لئے آتش جہنم سے کم نہیں اس عظیم الشان پیش گوئی کے پورا ہونے پر کس اکرام اور عزت کے تاج کو سر پر رکھنے والا ہے۔

پیر گولڑوی شمس بازغہ کے رد بنانے والے جو فضیلت کا عمامہ باندھنے کے لئے لاہور دوڑے آئے تھے اور اندر ہی اندر انہیں آگ لگ رہی ہے کہ خدا کے سلسلہ کی بےعزتی دیکھیں۔ کیا اس میدان میں نہیں نکلینگے۔ پیر صاحب کے لئے تو بڑا بھاری موقعہ ہے کہ اب کرامت نمائی کا نشان کھڑا کریں اور خدا تعالیٰ سے الہام پاکر یہ دعویٰ شائع کریں کہ انکا مولد و منشا گولڑہ طاعون کے صدمہ سے بچ رہیگا۔ پیر صاحب اب وقت آگیا ہے کہ آپ بھی اور آپ کی پیرو بھی نفس کے غلیظ اور تہ در تہ حجاب اور مغالطہ سے باہر نکل آئیں۔ اگر آپ نے خدا سے دعا کرکے یہ الہام پالیا انہ آوی القریۃ یا اس کے ہم معنی کلام جسے آپ خدا کا کلام کہہ کر شائع کریں خواہ کسی زبان میں ہو تو خود آپ کو اپنے تئیں مبارکباد دینے کا اچھا موقعہ مل جائیگا کہ آپ مقرب باللہ اور ملہم اور محدث ہیں اور آپ کی جماعت آپ کی نسبت ایمان میں نمایاں ترقی کریگی اور اگر آپ خاموش رہے اور خدا تعالےٰ نے ایک مخذول و مطرود کی طرح آپ سے اپنا مقدس چہرہ چھپا لیا تو خود آپ کو بھی صاف طور پر وضح ہو جائیگا کہ آپ مسند مشیخت پر بیٹھ کر اپنے آپ کو اور خدا کی خلق کو فریب دے رہے ہیں۔

اگر یہ لوگ جو مخاطب کئے گئے ہیں خاموش رہ جائیں تو ضرور ہے کہ انکی حامی اور مداح اٹھیں اور ان پردہ نشینوں کو پکڑ پکڑ کر میدان میں لائیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر کیا فیصلہ کا دن ہے کس قدر صفائی سے ایک بات پیش کیگئی ہے اس سے پہلے خدا کے مسیح کے ہر نشان کو تم لوگوں نے بےعزت کرنے اور پامال کرنے کی بڑی کوشش کی اور امر حق کو دنیا کی آنکھ میں پوشیدہ اور مشتبہ کردیا جبکہ تم نے آتھم نصرانی کے عظیم الشان نشان کی بیقدری کی اور طرح طرح کی بیجا باتیں اس کی نسبت کہیں اور پھر لیکھرام کی موت کے بین نشان کو بھی پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔ اب تو بڑا صاف موقعہ اور مسطح میدان ملگیا ہے اب ہی نکلو اور اگر تم نے اب بھی توجہ نہ کی تو یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی حجت تم پر پوری ہوگئی۔

بالآخر موقع ہے کہ ہم لاہور کے ان پادریوں کو عموماً اور پادری وائٹ بریخت کو خصوصاً مخاطب کریں جنکو اہتمام سے چندہی روز ہوئے ایک پرچہ نکلا تھا کہ اگر لوگ طاعون سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو یسوع مسیح پر ایمان لائیں۔ اگر انکی طرف سے یہ پرچہ اور ایسا دعوےٰ شائع نہ ہوتا تو ہمیں کچھ ضرورت نہ تھی کہ ہم ان لوگوں کو مخاطب کرتے مگر اسلام کا صدق اور اسلام کی سچی زندگی ہمیں جوش دلاتی اور اس ہتک کے مقابل جو عمداً اس عیسائی پرچےنے اسلام کی نسبت جائز رکھی ہمیں حق واجب دیتی ہے کہ ہم ان پادریوں سے خطاب کریں۔ سو ہم بڑے زور اور وضاحت سے کہتے ہیں اور ساری دنیا گواہ رہے کہ حقیقی نجات اور سچی شفاعت وہ ہے جس کے ساتھ اس دنیا میں چمکتے ہوئے ثبوت اور نشان ہوں اسلئے کہ اس جہاں میں ہر قوم کا دعوے ہے کہ ان کے مذہب کی پیروی میں نجات اور موکش ہے یہانتک کہ ہمارے ملک کے بھنگی بھی بڑی قوت سے امید ظاہر کرتے ہیں کہ والمیک کے دامن سے وابستہ ہو کر آخر کار وہی نجات پائیں گے اور باقی ساری قومیں ان کے پیچھے رہجائینگی۔ اب اگر کوئی بین اور بنیادی ثبوت تو طیہ اور تمہید کے طور پر اس مشہود اور محسوس دنیا میں نہ ہو تو کسی کے ہاتھ میں اس بات پر یقین کرنیکی کیا وجوہ ہیں کہ اسکا مذہب اور پیشوا دوسرے جہان میں یقیناً اسکا شفیع اور منجی ہوگا۔ پادری صاحب دہائی دیتے پھرتے ہیں کہ یسوع مسیح اکیلا منجی ہے اور نجات اس کے خون سے وابستہ ہے اور وہی اکیلا الفا اُمیگا خدا ہے اسوقت ایک شخص نے صاف لفظوں میں نہ اب سے بلکہ بارہ سال سے دعویٰ کیا ہوا ہے کہ وہ وہی مسیح موعود ہے جسکا وعدہ توریت کے مقدس نبیوں نے اور خود حضرت مسیح ناصری نے اپنے دوبارہ آنے کے استعارہ میں دیا تھا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جنپر انجیل اتری اور جنہیں غلطی سے عیسائی زندہ خدا بنا بیٹھے ہیں دوسرے نبیوں کی طرح موت کا پیالہ پی کر زمین کے تہ خانہ میں سو رہا ہے اور حضرت مرزا صاحب اپنے مسیح موعود ہونے اور مرسل لعد ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اپنے زندہ تعلقات کو زندہ خدا سے اور ان تعلقات کا اظہار کرتے ہیں غیب کی مقصدانہ پیشگوئیوں

جبتک صادق مرسل اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ اور ان کی ان سب قدرت نمائیوں کا
صاف اور سچا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام ہی صرف زندہ مذہب ہے اور اسی کا سچا تبع زندہ خدا کے
اور برکات دکھا سکتا ہے۔ دوسرے تمام مذاہب بے برکت اور مُردہ ہیں اور ان میں
زندگی کی رُوح قطعاً نہیں رہی۔ اسوقت موقعہ ہے کہ بڑے بڑے سرگرم اور غیور پادری
خصوصاً ریورنڈ ڈاکٹر صاحبان جنہیں صلیب اور کفارہ کی تائید اور اشاعت کا بڑا
بھاری جوش ہے اور سب کام چھوڑ کر اٹھیں اور ایک کام سے درحقیقت دو بڑے
یادگار کے قابل کام کریں جس طرح حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود نے خدا کی اپنی وحی
کی قوت اور بنا پر کہ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم - انہ اوی القریۃ - ولا الاکرام
لھلک المقام - دعوے کیا ہے کہ انکے وجود باجود کی برکت سے کہ وہ زندہ خدا کے
زندہ مسیح یا زندہ خلیفہ ہیں انکا وطن اور مقام طاعون کے دست برد سے محفوظ رہیگا
اور اس طرح آپنے اسی جہان میں ثبوت دیا ہے کہ وہ شفیع اور نجات دہندہ ہیں اور
یوں ایک قوم کو یقین سے سرشار کر دیا ہے کہ لاریب زندہ اور حق مذہب اسلام ہے
جس کی پیروی اسی جہان کی نجات اور تقرب اللہ کا نتیجہ بخشتی ہے اور اس بین نتیجہ سے
یقین دلاتی ہے کہ دوسرے جہان کی نجات بھی اسی پاک طریق میں ہے اسی طرح اس کے
مقابل تمام پادری دعائیں مانگ کر اور اپنے الفا آمیگا یسوع مسیح سے جو کالوری
کے پہاڑ پر مصلوب ہوا تھا ہاتھ جوڑ کر نشان مانگیں اور رو رو کر اسے کہیں کہ ای خدا
کے بیٹے یسوع مسیح اب موزون وقت ہے کہ تو اپنی زندگی اور خدائی کا ثبوت دے
جبکہ تیرے مقابل ایک شخص نے دعوے کیا اور ایک جہان میں غلغلہ برپا کر دیا ہے کہ
وہ موعود مسیح وہی ہے اور نصرانیوں کا یسوع مسیح مردہ اور کشمیر میں مدفون ہے -
دیکھ ای خدا کے بیٹے! اسی طرح ہمیں شرمندہ نہ کر جیسے تونے اسوقت اپنے شاگردوں کو ذلیل
کیا تھا جبکہ یہودیوں نے بڑے زور سے کہا تھا کہ اگر تو زندہ خدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے اتر آ
وہ معاملہ تو ایک بستی میں تھا اور تاریکی کے دفتر میں مخفی ہو چکا ہے اب تمام دنیا میں مرزا
غلام احمد نے عربی کے ذریعہ - فارسی کے ذریعہ - انگریزی کے ذریعہ - ہندوستان کی

زبانوں کے ذریعہ شور مچا دیا ہے کہ یسوع مسیح عاجز اور ناتواں انسان تھا جو دوسرے انسان کی طرح مر گیا ہے۔ اب تو اے خداوند موقعہ ہے کہ تو اپنی پیاری کلیسیا کی لاج رکھ لے اور ہمیں الہام کر دے کہ جس جگہ تیرا قائم مقام بشپ سکونت گزین ہے وہی مقام تیری قدرت اور برکت سے طاعون سے محفوظ رہ جائے اور ہم بھی تحدی اور غیر متزلزل دعوے سے مرزا غلام احمد کے مقابل ہزاروں اخباروں میں شائع کر دیں کہ مثلاً لاہور کو جو بشپ صاحب کا صدر مقام ہے یا مثلاً بٹالہ جو پنجاب میں عیسائیوں کا پسندیدہ مقام ہے یقیناً طاعون سے محفوظ رہیگا۔

پادری صاحبان! غور کا مقام ہے کہ قادیاں سے دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون تاخت

و تاراج کر رہی ہے اور قادیاں ایک جزیرہ کی طرح اس موجزن خونخوار سمندر میں بن رہا ہے اور روک اور حفاظت کا کوئی قہری اور جبری سامان نہیں۔ گورنمنٹ حفاظت سے دست کش ہو چکی ہوئی ہے اور طاعون زدہ مقامات سے بے روک ٹوک برائیں اور گنوار قادیان اور اس کے بازار میں آتے جاتے ہیں باایں ہمہ ایک شخص علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے بولا اور اس نے مجھے کہا انّہ اوی القریۃ - لولا الاکرام لہلک المقام آپ لوگوں کے پاس کس قدر سامان ہیں۔ آپکے کنوؤں میں کرم کش دوائیں چھڑکی جاتی اور تنخواہیں گورنمنٹ سے یا گورنمنٹ کی قوم سے پاتے ہیں احسان کا معاوضہ دینے اور مذہب عیسوی کی صداقت ظاہر کرنیکا امتحان اور میدان تو اب پیش آیا ہے۔ یہ موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیجئے۔ اگر آپنے بالمقابل کچھ شائع نہ کیا تو یسوع مسیح کی موت پر دوہری مُہر لگ جائیگی اور ایک جہان پر روشن ہو جائیگا کہ نصرانیت مردہ مذہب ہے اور حضرت عیسیٰ عاجز انسان اور خدا کا عاجز بندہ تھا جو اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح فوت ہو گیا اور قرآن کریم اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے ہیں اور سچے شفیع اور منجی ہمارے نبی کریم محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہی زندہ نبی اور معصوم نبی ہیں جنہوں نے اپنے زمانہ میں بھی اپنی زندگی اور اپنے مذہب کی زندگی اور برکات کا

ثبوت ساری مخاطب قوموں کو دیا اور اب بھی اپنے سچے جانشین غلام احمد مسیح موعود کے وجود میں اسلام کی زندگی کا ویسا ہی ثبوت دے رہے ہیں - بالآخر ہم اس مضمون کو قرآن کریم کی ایک آیت پر ختم کرتے ہیں جو سورہ مائدہ کے اس حصّہ کی آیت ہے جہاں خداوند غیور نے عیسوی مذہب کا دلائل بینہ سے استیصال کر دیا ہے اور رکوع کی آخری آیت میں قطعی دلیل نصرانیت کے بطلان میں نصاریٰ کو مخاطب کر کے یہ دی ہے - قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ یعنی ان سے کہہ دو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کی (مردہ یسوع مسیح کی جسے اللہ اور ثالث ثلاثہ مانا ہے) عبادت کرتے ہو جس کے ہاتھ میں تمہارا نفع اور ضرر نہیں اور دعاؤں کو سننے والا اور داعی کے باطنی سوز و گداز کو جاننے والا تو اللہ ہے (عاجز اور مردہ مخلوق میں یہ طاقت کہاں) کہو اے کتاب والو اپنے دین میں غلو مت کرو اور ان لوگوں کی نفسانی باتوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے - ان آیتوں میں خدا کی کتاب کس صفائی اور خوبی سے دکھا رہی ہے کہ معبود ہونیکا استحقاق اسکو ہے جسکے قبضہ قدرت میں نفع اور ضرر ہو اور کتاب اللہ دعویٰ کرتی ہے کہ یسوع مسیح میں یہ طاقت ہرگز نہیں لہٰذا وہ معبود ہونے کے قابل نہیں اب کس قدر ضروری ہے کہ آجکل کے پادری اس آیت کا لگایا ہوا بدنما داغ نصرانیت کے ماتھے سے دھوئیں اور اس کی سبیل یہی ہے کہ یسوع سے نشان مانگیں جو اسکو زندہ ہوتے اور ضار و نافع ہونے کا ثبوت ہو جائے اگر ایسا نہ کریں گے تو وہ سمجھ لیں کہ خود انہوں نے مسیح کی قبر پر ہزاروں من کے پتھر رکھدئے کہ وہ ذرا سی کروٹ بھی نہ بدل سکے اور دوسری آیت الزام دیتی ہے کہ مسیح کو خدا بنانا پرانے بت پرستوں کی ریس ہے - خدا کی کتابوں میں اسکا کوئی ثبوت نہیں - (عبدالکریم از قادیان ۔ الحکم ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

ناظرین! آپ غور کریں کہ کس زور اور تحدی کے ساتھ یہ مضمون مرزا کے امام نے لکھا ہے اور

کس قدر اپنے دماغ اور قلم کا زور اسپر خرچ کیا ہے آخر کار اس تحدی اور دعویٰ کے بعد کیا ہوا یہ کہ قادیان میں ایسا طاعون آیا کہ الامان والحفیظ اسکا ثبوت ہم اور جگہ سے کیوں دیں خود مرزا صاحب کی تحریریں موجود ہیں۔

مرزا صاحب اپنی آخری تصنیف حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں۔

"پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ **قادیاں میں طاعون زور پر تھا** میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا" (صفحہ ۸۴)

ان دونوں کلاموں سے نتیجہ کیا نکلا ہم سے کوئی پوچھے تو ہم یہ کہینگے کہ ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری اُنکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

مُریدوں کی طاعون سے حفاظت

چھٹی پیش گوئی متعلقہ حفاظت مریدان از طاعون۔ اس پیش گوئی نے مرزا صاحب کو وہ فائدہ دیا تھا کہ قلعی کی چاندی بنتی تھی۔ دیہاتی اور نادان لوگ طاعون سے ڈرتے ہوئے جھٹ قادیان جاتے اور بیعت کر کے بزعم خود طاعون سے محفوظ ہو جاتے۔ کیونکہ مرزا جی نے لکھا تھا کہ:۔

"ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہو گا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہو گا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کے لئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۱)

آخر اس سے بعد کیا ہوا؟ یہ کہ مرزا جی کا تکبر جب حد سے بڑھ گیا تو آپ کے سامنے دو زانو بیٹھ

اور آپ کی روزانہ ڈائری لکھنے والا محمد افضل اڈیٹر اخبار البدر خاص قادیاں ہی میں طاعون سے مرا۔ اس کے علاوہ کئی ایک مرزائی طاعون سے مرے یہانتک کہ مرزا صاحب کو ایک سرکلر (عام حکم) دینا پڑا جس میں تسلیم کیا کہ ہمارے مرید طاعون سے مرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ فرماتے ہیں:-

"اسوقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کیجاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہئے۔ یاد رکھو تم میں اسوقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوۃ ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں ان میں ایسے موقعہ پر سرد مہری نہیں ہوتی" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

اس کے بعد ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزا جی نے اپنی جماعت کے لئے عام اشتہار دیا کہ جو میرا مرید طاعون سے مر جائے اُسے اُسی کے کپڑوں میں دفن کردو اور ایسی میت سے سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو کر اسکا جنازہ پڑھو۔

ان مرزائی اعلانوں سے معلوم ہوا کہ ؎

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اُٹھاتا ہے ✢ تکبر وہ بُری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی وغیرہ کی بابت

ساتویں پیشگوئی مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ کے متعلق ہے اس پیش گوئی کی ابتدائی اور انتہائی تاریخ خود مرزا صاحب کے کلام میں موجود ہے۔ پیشگوئی کافی ہے۔ ہم اسی کو اُنہیں کے الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذو الجلال پروردگار اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں بار بار